بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اُن مجاہدین اور علماء کے نام خصوصاً علامہ کفایت علی کافی، علامہ فضل حق خیر آبادی، امام احمد رضا فاضلِ بریلی اور آپ کے تلامذہ اور اُن تمام مجاہدینِ تحریک آزادی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے نام۔

اللہ تعالیٰ اُن تمام خاصانِ خدا کے مرقدِ انور پر رحمت کی بارش فرمائے۔

آمین ثم آمین

عرضِ مؤلف

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم

اما بعد فا عوذ بالله من الشیطن الرجیم

بسم الله الرحمٰن الرحیم

جب انگریزوں نے مسلمانوں پر ظلم ڈھانا شروع کیے، مسلمانوں کو اپنے مذہبی اور ثقافتی شعار سے روکنا شروع کیا، غداری کے ذریعہ اُس نے ٹیپو سلطان جیسے نڈر اور بے باک سپاہی کو شہید کیا اور برصغیر پاک و ہند میں اپنے مضبوط قدم جمالئے ایسے بھیانک دور میں سرمایہ اہلسنت علامہ فضلِ حق خیر آبادی علیہ الرحمہ نے سب سے پہلے انگریز حکومت کے خلاف جہاد کا فتویٰ دیا۔

اس فتوے نے برصغیر میں انگریزوں کی بنیادیں ہلا دیں آخر کار دھوکہ دہی کے ذریعہ اس تحریک کو بھی ناکام بنا دیا گیا اور علامہ فضلِ حق خیر آبادی صاحب کا جیل میں وصال ہوا۔

دوسرا فتنہ برصغیر پاک و ہند میں یہ پھیلایا گیا کہ ہندو مسلم ایک قوم ہیں ملّت وطن سے ہوتی ہے وطن ملت سے نہیں ہوتی کیا مطلب کہ سب سے پہلے ہم سب ایک ہم وطن بھائی ہیں ہندو مُسلم بھائی بھائی کا نعرہ لگایا گیا۔ جس کو امام اہلسنت اعلیٰ حضرت احمد رضا خان صاحب فاضلِ بریلی علیہ الرحمہ نے ناکام بنادیا اور سب سے پہلے جناح صاحب سے بھی پہلے دو قومی نظریئے کی بنیاد پیش کی اور سب کو یہ پیغام دیا کہ سب سے پہلے مسلمان ہیں اس کے بعد وطن ہیں۔ اس فتنے کے خاتمے کے بعد مسلمانوں کے لئے آزاد اور علیحدہ مملکت بنانے کا خاکہ پیش کیا گیا جو کہ ہزاروں علماءِ اہلسنت کی سرپرستی میں پاس ہوگیا اور مُسلم لیگ کی بنیاد ڈالی گئی جس کے متفقہ قائد جناح صاحب منتخب ہوئے رفتہ رفتہ بیس لاکھ مسلمانوں کی قربانیوں اور علماءِ اہلسنت کی کوششوں سے ملکِ پاکستان معرضِ وجود میں آیا۔

پاکستان بنتے ہی وہ مولوی جو پاکستان بنانے کے مخالف تھے پاکستان کو کُفرستان اور قائدِ اعظم کو کافرِ اعظم کہتے تھے وہ آگے آگئے اور انہوں نے یہ ڈھول بجانا شروع کر دیا کہ پاکستان کو ہم نے بنایا ہے اُنہوں نے اپنے آپ کو گُھما پھرا کر مسلم لیگی پیش کیا تاریخیں بھی بدل دیں، نوجوانوں کے ذہنوں میں یہ ڈال دیا گیا کہ پاکستان علماءِ دیوبند نے بنایا ہے حالانکہ تاریخی شواہد موجود ہیں کہ یہ لوگ پاکستان بنانے کے سخت مخالف تھے۔

اس کتاب کا مقصد یہی ہے کہ آپ حضرات کے سامنے کچھ عنوانات بیان کئے جائیں جن میں انگریز ہندوستان میں کیسے داخل ہوا، انگریز حکومت کے خلاف جہاد کا فتویٰ کس نے دیا، دو قومی نظریہ کس نے پیش کیا، پاکستان بنانے کی

ضرورت کیوں محسوس ہوئی، پاکستان کن لوگوں نے بنایا، کون سے لوگ پاکستان بنانے کے خلاف تھے، پاکستان بننے میں کیا کیا قربانیاں دی گئیں۔ یہی وہ عنوانات ہیں جو کہ مختصر کر کے بیان کئے گئے ہیں تا کہ لوگوں پر واضح ہو جائے کہ اصل تاریخ کیا ہے اور اصل حقائق کیا ہیں۔

سوال نمبر 1 ؎۔

انگریز ہندوستان میں کیسے داخل ہوا؟

جواب ؎۔

یہ بات تمام لوگ جانتے ہیں انگریز بڑا چالاک اور مکار ہے اور اُس نے اپنی چالاکی اور اور مکاری سے ہندوستان میں داخل ہونے کی کوشش کی، جب تک سلطان ٹیپو زندہ تھے سلطان نے اپنی ایمانی طاقت سے انگریز کو ہندوستان ہندوستان پر قبضہ کرنے سے روکے رکھا مگر افسوس کہ مسلمانوں میں غدار بہت ہیں اُن کو مال دیا جائے تو فوراً غداری کر دیتے ہیں تاریخ میں ہے اس کا غلام انگریزوں کے ہاتھوں بک گیا جب انگریزوں نے حملہ کیا تو ٹیپو سلطان اپنے قلعہ میں جانا چاہتا تھا مگر اس غدار نے قلعے کے دروازے کو بند کر دیا جس کی وجہ سے انگریزوں نے سلطان کو گھیر لیا اس طرح مسلمانوں کا شیر ٹیپو سلطان اپنے غدار غلام کی سازش سے شہید ہو گیا۔

ٹیپو سلطان کو جس وقت شہید کیا گیا جب تک اس میں حیات کی رمک باقی تھی جسے جان کنی کا عالم کہا جاتا ہے آدمی کے اعضا ٹھنڈے پڑ جاتے ہیں آدمی میں پکڑنے دھکڑنے قوت ختم ہو جاتی ہے ایسی حالت میں ایک انگریز ٹیپو سلطان کے قریب پہنچا کہ سلطان کے ہاتھوں سے تلوار چھین لی جائے اور تلوار چھیننا ہی چاہتا تھا کہ سلطان نے اس انگریز سپاہی کے دو ٹکرے کر دیئے مسلمانوں کے ایسے شیر ٹیپو تھے کہ اگر سلطان غدّاری کے ذریعے شہید نہ کئے جاتے تو انگریز ہندوستان میں نہ گھس پاتا۔

سلطان کی شہادت 1799ء میں ہوئی 1799ء کے بعد بہادر شاہ ظفر کو شکست دینا انگریزوں کے لئے کوئی بڑی بات نہیں تھی 1799ء کے بعد انگریز ہندوستان پر پوری طرح مسلّط ہو گیا اور اس نے اپنی شیطانی حرکات دکھانی شروع کر دیں ظلم ہونے لگا انگریز بدمعاش (معاذ اللہ) اپنے آپ کو زمینی خدا سمجھنے لگا ایست حلات میں ایک مردِ مجاہد اُٹھے جن کا نام شیرِ اہلسنت حضرت علامہ فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ ہے۔

سوال نمبر 2 ؎۔ انگریزوں کے خلاف جہاد کا پہلا فتویٰ کس نے دیا؟

جواب ؎۔ شیرِ اہلسنّت علامہ فضل حق خیر آبادی صاحب دہلی تشریف لائے بہادر شاہ ظفر سے بھی آپ نے ملاقات کی

علامہ فضل حق صاحب نے یہ دیکھا کہ انگریز تو اس طرح مسلمانوں کے ذہنوں میں چھا جائے گا، مسلمانوں کو تباہ کرنے کی سازشیں کرے گا، مسلمانوں کی نسلکشی کرے گا علامہ فضلِ حق خیر آبادی صاحب نے 1857ء میں دہلی میں بیٹھ کر انگریزوں کے خلاف پہلا فتویٰ دیا اس وقت جتنے علماء اہلسنت تھے سب نے آپ کے فتوے پر دستخط کئے ہندوستان کے مسلمان ان تمام علماءِ حق کے ماننے والے تھے آپ کا انگریزوں کے خلاف جہاد کا فتویٰ دینا ہی تھا کہ شہر شہر، گاؤں گاؤں، گلی گلی وہ قتلِ عام ہوا کہ انگریزوں کی بنیادیں ہل گئیں مگر انگریز نے تدبیریں کر کے مسلمانوں کو ڈرا کر اس تحریک کو کُچل دیا۔

سوال نمبر 3 ۔

انگریزوں کے خلاف جہاد کا پہلا فتویٰ دینے کے بعد علامہ فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ کیا ہوا؟

جواب ۔

انگریزوں کے دلوں میں یہ بات تھی کہ اگر چہ ہم نے اس تحریک کو بظاہر کچل دیا ہے مگر مسلمانوں کے دلوں سے جذبہ جہاد نہیں نکال سکتے یہ بہت مشکل کام ہے ملکہ وکٹوریہ نے ایک مکارانہ چال چلی وہ مکارانہ چال یہ تھی کہ ہندوستان میں اعلان کر دیا جائے کہ جتنے بھی باغی ہیں سب کو معاف کر دیا جائے چنانچہ انگریزوں نے یہ اعلان کر دیا علامہ فضلِ حق خیر آبادی صاحب ابھی گرفتار نہیں ہوئے تھے وہ مجاہدین کی دہلی میں تربیت کرتے تھے دہلی سے آپ علی گڑھ تشریف لے گئے علی گڑھ میں آپ کچھ عرصے رہے وہاں مجاہدین کی مدد کرتے رہے جب انگریز نے یہ اعلان کیا کہ باغیوں کو معاف کر دیا گیا ہے سارے مجاہدین باہر آ گئے علامہ فضلِ حق خیر آبادی صاحب بھی اپنے وطن خیر آباد تشریف لے آئے۔

آپ خیر آباد پہنچے تھے کہ کچھ دنوں کے بعد کسی نے یہ مُخبری کر دی کہ یہی وہی علامہ فضلِ حق صاحب ہیں جنھوں نے انگریز کے خلاف جہاد کا پہلا فتویٰ دیا تھا چنانچہ سازش کے تحت آپ کو گرفتار کر لیا گیا۔ گرفتار کرنے کے بعد آپ کو لکھنو لے جایا گیا وہاں آپ پر بغاوت کا مقدمہ چلا جیسے ہی کاروائی شروع ہوئی گواہ نے آپ کو پہچاننے سے انکار کر دیا جس جج کے سامنے آپ پیش ہوئے اس جج نے بھی آپ سے کچھ کتابیں پڑھیں تھیں وہ جج بھی یہی چاہتا تھا کہ علامہ صاحب کسی طرح مقدمہ سے نکل آئیں اور سزا سے بچ جائیں۔

چنانچہ گواہ نے کہا کہ انگریز کے خلاف جنھوں نے جہاد کا فتویٰ دیا تھا وہ یہ عالم دین نہیں ہیں یہ ساری کاروائی کے بعد جب آپ کے رہا ہونے کی منزل قریب آئی تو جج نے آپ کے کان میں کہا علامہ صاحب آپ صرف اتنا کہہ دیں کہ یہ فتویٰ میں نے نہیں دیا، آپ سزا سے بچ جائیں جج یہ کہہ کر اپنی کُرسی پر بیٹھ گیا یہ سمجھ کر کہ علامہ میری بات سمجھ گئے ہیں جب

جج نے آپ سے پوچھا کیا آپ نے انگریز حکومت کے خلاف جہاد کا فتویٰ دیا ہے؟

آپ نے گرج دار لہجے میں کہا کہ اس گواہ نے مروّت میں آکر مجھے پہچاننے سے انکار کردیا ہے میں نے ہی انگریز حکومت کے خلاف جہاد کا فتویٰ دیا ہے اور اس کے عِوض مجھے جو سزا ملے گی میں قبول کروں گا۔

جج اور گواہ سر پکڑ کر بیٹھ گئے آپ کو اس جرم کی سزا عمر قید سنائی گئی اور جزائر انڈیمان (کالا پانی) بھیج دیا گیا تین برس کے بعد آپ کا جزائر انڈیمان میں وصال ہوگیا اور وہیں آپ کا مزار شریف ہے یوں سمجھ لیجئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس مجاہد کو انگریز کی آزادی سے پہلے ہی اپنے نیک بندے کو آزاد کردیا۔

سوال نمبر 4 ؀ ۔

علامہ فضلِ حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں بعض لوگوں نے یہ لکھا ہے کہ آپ نے جہاد کا فتویٰ واپس لے لیا تھا؟

جواب ؀ ۔

علامہ فضلِ حق خیر آبادی علیہ الرحمہ نے اگر اپنا فتویٰ واپس لے لیا ہوتا تو عمر قید کی سزا کس خوشی میں دی گئی اور اگر یہ کہا جائے کہ اُنہوں نے انگریز حکومت کے خلاف جہاد کا فتویٰ نہیں دیا تھا تو اے نادان! زندگی کس کو پیاری نہیں ہوتی وہ تو ایسے مجاہد تھے کہ اپنی سچائی پر قائم رہے جھوٹ بول کر بھی اپنی جان بچا سکتے تھے مگر حق اور سچ بیان کیا۔

علامہ فضلِ حق کے خلاف تم لوگوں کو تو جھوٹ لکھنا بھی نہیں آتا ایسا لگتا ہے کہ خود ہی ڈنڈی مارتے ہو اور خود ہی پھنس جاتے ہو۔

سوال 5 ؀ ۔

علامہ فضل حق خیر آبادی صاحب کس مسلک سے تعلق رکھتے تھے؟

جواب ؀ ۔

علامہ فضلِ حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ مسلک حق اہلسنت و جماعت سُنّی حنفی کے پیشوا تھے۔

دلیل نمبر ۱ :۔

سب سے پہلی دلیل یہ ہے کہ دیوبندیوں کا اپنی کتاب میں علامہ کے بارے میں لکھنا کہ اُنہوں نے جہاد کے فتوے سے رجوع کرلیا تھا، علامہ پر جھوٹا الزام لگانا یہ ثابت کرتا ہے کہ علامہ فضل حق خیر آبادی صاحب اہلسنت و جماعت سُنّی حنفی مسلک سے تعلق رکھتے ورنہ تم لوگ انکا انکار نہ کرتے۔

دلیل نمبر۲:۔

علامہ فضل حق خیر آبادی صاحب کا نام تاریخ سے مٹانے کی کوشش کی گئی میں نہیں کہتا مرزا غالب جیسے آدمی نے کئی کلام کی تسعی علامہ فضلِ حق خیر آبادی صاحب سے کرائی اور علامہ صاحب کے والد محترم حضرت علامہ امام فضل امام نے غالب کو بھی چند اسباق پڑھائے ہیں۔

دلیل نمبر ۳:۔

ہندوستان میں سب سے پہلے وہابیت اور دیوبندیت لانے والا مولوی اسماعیل دہلوی تھا وہ اپنی کتاب تقویۃ الایمان میں لکھتا ہے کہ ''اللہ تعالی چاہے تو ایک آن میں کڑوڑوں محمد پیدا کر دے'' مولوی اسماعیل دہلوی دیوبندی نے یہ بات لکھی تو حضرت علامہ فضلِ حق خیر آبادی صاحب نے اس سے اس بات پر مناظرہ کیا اس کی سخت علمی گرفت کی اور اس مردود کے خلاف ایک کتاب ''امکانِ نظیر'' کے نام سے لکھی۔ اس مناظرے کا فنی خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''ہم نے اپنے محبوب (ﷺ) کو خاتم النبین بنا کر بھیجا اب کوئی نبی نہیں آئے گا'' یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے کلمات نہیں بدلتے۔

علمائے اہلسنت کا موقف یہ تھا کہ جب حضور (ﷺ) خاتم النبین ہیں تو پھر ایسا کہنا کہ ایک آن میں کروڑوں محمد (ﷺ) پیدا کر دے ایسا کہنا حرام ہے اور قرآن سے بغاوت ہے اس بات پر علامہ فضلِ حق خیر آبادی صاحب کا مولوی اسماعیل کو زبردست شکست ہوئی علامہ کی کتاب امکانِ نظیر گواہ ہے کہ علامہ صاحب کا تعلق دیوبندی، وہابی گروپ سے نہیں تھا بلکہ اہلسنت والجماعت سے تھا۔

سوال نمبر 6 ۔

جب ہم ہندوستان میں رہتے تھے تو پھر ہمیں ایک الگ مملکت پاکستان بنانے کا شوق کیوں پیدا ہوا؟

جواب ۔

ہم مسلمان یہ چاہتے تھے کہ ایک ایسی آزاد مملکت بنے جس میں مسلمان اپنے عقائد اور نظریات کے مطابق حکومت بنائیں سیاسی طریقہ ہمارا اپنا ہو، اسلامی حکومت ہو، ہر شخص کو انصاف ملے، لوگ نمازوں کی پابندی کریں، مسلمان اپنے اسلامی اصولوں پر عمل کرنے کے لئے آزاد ہوں ہماری نسلیں انگریزوں کی غلامی اور ان کی تباہ کاریوں سے بچ جائیں مسلمانوں کو نظامِ مصطفیٰ (ﷺ) نافذ کرنے کے لئے ایک خطہ درکار تھا اس لئے ہمیں ایک الگ مملکت بنانے کی ضرور محسوس ہوئی۔ پاکستان بنانے کا مقصد شریعت کا فاذ تھا کہ جس کا اظہار کئی جلسوں میں علمائے اہلسنت نے بنارس کی

سُنّی کانفرنس میں اور جناح صاحب نے بھی کئی جگہوں پر اس بات کو واضح کیا ہندوستان کے ایک جلسے میں قائدِ اعظم سے پوچھا گیا کہ پاکستان میں کون سا قانون ہوگا؟

جواب میں قائدِ اعظم نے قرآن مجید اُٹھا کر کہا کہ پاکستان کو کسی قانون بنانے کی ضرورت نہیں ہے قرآن پاک پاکستان کا قانون ہوگا قرآن کی حکمرانی ہوگی اور نظامِ مصطفیٰ (ﷺ) ہوگا۔

سوال نمبر 7 ؀۔

تحریک پاکستان کا آغاز کس نے کیا اور کہاں سے ہوا؟

جواب ؀۔

آزادی پاکستان کی تحریک کے آغاز کے بارے میں ہمیں تاریخ میں یہ ثبوت ملتا ہے 1897ء میں اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلی نے پٹنہ میں سُنّی کانفرنس کا انعقاد کیا۔

1897ء میں امام احمد رضا خان صاحب فاضل بریلی اپنے شباب کے عالم میں تھے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے جب دیکھا کہ ہندوستان مسلمان ایک ہوتے جارہے ہیں، آپس میں شادی ہو رہی ہے، مسلمانوں نے گائے کی قربانی چھوڑ دی تھی تا کہ ہندو کو تکلیف نہ ہو اعلیٰ حضرت اعلیٰ حضرت نے اپنا فریضہ انجام دیتے ہوئے 1897ء میں پٹنہ کی سُنّی کانفرنس میں دو قومی نظریہ پیش کیا۔

اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مولانا الشاہ احمد رضا خان صاحب فاضلِ بریلی علیہ الرحمہ نے سنّی کانفرنس میں فرمایا کہ ہندو الگ قوم ہے اور مسلمان الگ قوم ہے مسلمانو! ہمارے سرکارِ اعظم (ﷺ) کا فرمان ہے کہ کفر ایک ملت ہے یعنی کفر برطانیہ کا ہو تو کفر ہے، کفر اگر امریکہ کا ہو تو وہ بھی کفر ہے چاہے کفر ہندوستان کا ہو تو وہ بھی کُفر کُفر ایک ملت ہے مسلمانو! تم یہ سمجھے کہ ہم نے ہندوستان کے کافروں سے صلح کر کے لندن کے کُفر کو بھگا دیا ہے اور ہندو تمہیں حکومت دیں گے؟ نہیں نہیں گاندھی اور اس کی لابی چاہتی ہے مسلمانوں کو ساتھ ساتھ مِلا کر انگریزوں کو بھگا دیا جائے اور اکثریت میں تو ہندو ہیں یہ تمام ہندو سیاست پر چھا جائیں گے اور اس طرح ہندوستان پر ہماری حکومت ہو جائیگی مسلمانوں کو دوبارہ کچل دیا جائے گا۔

مولانا محمد علی جوہر، مولانا شوکت علی جوہر اور دیگر رہنما وعلماء اس شیطانی پالیسی کو نہیں بھانپ پائے مگر اس بات پر کسی کو شک نہیں کہ وہ رہنما مخلص تھے کہ مسلمانوں کو آزادی ملنی چاہیئے مولانا محمد علی جوہر صاحب بریلی شریف آئے اور وہاں اعلیٰ حضرت فاضل بریلی علیہ الرحمہ سے ملاقات کی اعلیٰ حضرت بریلی علیہ الرحمہ نے اُن سے کہا کہ مولانا آپ کی

سیاست اور ہماری سیاست میں بڑا فرق ہے ہماری سیاست یہ ہے کہ پورے ہندوستان کے مسلمانوں کو ایک جگہ جمع کیا جائے اور آپ کی سیاست یہ ہے کہ ہندو اور مسلمانوں کو ایک جگہ جمع کیا جائے چنانچہ ہماری اور آپ کی نہیں بنے گی ۔

اعلیٰ حضرت نے حضرت مولانا محمد علی جوہر سے کہا کہ اگر یہ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کا اتحاد ہو جائے تو ہماری طرف سے سب سے پہلے پچاس روپے لیجئے اور مسلمانوں کو ایک جگہ جمع کیجئے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے دو قومی نظریہ پیش کیا تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ ڈاکٹر محمد اقبال نے 1921ء کے اجلاس میں یہ نقشہ پیش کیا مگر اعلیٰ حضرت فاضلِ بریلوی علیہ الرحمہ 1897ء میں یہ نقشہ پیش کر چکے تھے۔

سوال نمبر 8 ؂ ۔

پاکستان بنانے کی تحریک میں کون سے مسلک کے علماء نے اہم کردار ادا کیا؟

جواب ؂ ۔

مسلمانوں نے دوبارہ اس تحریک کا آغاز کیا مُسلم لیگ کے نام سے ایک تحریک اٹھی اس کے قائد متفقہ طور پر محمد علی جناح صاحب قرار پائے اور یہ ایک ایسی تحریک چلی جس نے انگریزوں کی بنیادیں ہلا دیں بچہ بچہ میدان میں آ گیا سب کی زبانوں پر یہی نعرہ تھا کہ ''لے کر رہیں گے پاکستان، بٹ کر رہیگا ہندوستان''۔

علماءِ اہلسنت کی بہت بڑی تعداد پاکستان میں شامل تھی جن کے نام یہ ہیں: علامہ حامد رضا، علامہ محمد مصطفیٰ رضا، علامہ غلام رسول قادری، علامہ حامد بدایونی، علامہ عبدالعلیم صدیقی، علامہ نعیم الدین مرآد آبادی، علامہ محدث کچھوچھوی ، علامہ پیر جماعت علی شاہ، علامہ قمر الدین سیالوی، علامہ عبد السلام جبل پوری، علامہ برہان جبل پوری علامہ شائستہ گل ، علامہ پیر سیّد مانکی شریف رحمۃ اللہ علیہم اجمعین، یہ تمام مسلکِ اہلسنت سُنّی حنفی بریلوی تھے۔

اس کی گواہی تاریخی اخبار دیتا ہے ہندوستان میں ایک اخبار ''دبدبہءِ سکندری'' کے نام سے نکلتا تھا رامپور سے یہ شائع ہوتا تھا۔ دبدبہء سکندری 10 جون 1946ء کی اشاعت میں لکھتا ہے کہ 1897ء میں جب پٹنہ کانفرنس ہوئی اس کانفرنس میں پانچ ہزار علماءِ اہلسنت نے لاکھوں افراد کے سامنے یہ فیصلہ دیا کہ ہم سب پاکستان بنانے کے حق میں ہیں اگر جناح صاحب اور اُن کی مسلم لیگ پاکستان بنانے کے مطالبے سے دستبردار ہوگئی تو علماءِ اہلسنت اپنی کوششوں سے پاکستان بنائیں گے۔

1966ء میں پاکستان بنانے کے سلسلے میں بنارس میں سنّی کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت فخرِ اہلسنت علامہ

محدث کچھوچھوی نے کی۔ 1935ء میں سُنّی کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت سرمایہ اہلسنت پیر جماعت علی شاہ صاحب نے کی۔

1946ء میں اجمیر میں سُنّی کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت حضرت سیّد آلِ رسول دیوان صاحب نے کی اس کے فوراً بعد یو پی میں ایک سُنّی کانفرنس منعقد ہوئی۔

1946ء میں کراچی میں ایک سُنّی کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت شیر اہلسنت علامہ غلام رسول قادری صاحب نے کی (جن کا مزار سولجر بازار کراچی میں واقع ہے) اس کانفرنس میں سرمایہ اہلسنّت علامہ حامد بدایونی صاحب نے خصوصی شرکت کی ان تمام کانفرنسوں نے ہندوستان میں ایک تہلکہ مچادیا۔

جب قائدِ اعظم محمد علی جناح صاحب نے تحریک پاکستان کو دنیا میں متعارف کرانا چاہا تو علماءِ اہلسنّت کو باہر بھیجا وہ دو شخصیات سرمایہءِ اہلسنت علامہ حامد بدایونی علیہ الرحمہ اور علامہ عبدالعلیم صدیقی علیہ الرحمہ (والد ماجد شاہ احمد نورانی) کو بھیجا اُنہوں نے عرب ممالک میں پاکستان کو متعارف کرایا کہ پاکستان بنانے کا مقصد کیا ہے اخبارات گواہ ہیں قائدِ اعظم نے ان کا شکریہ ادا کیا انہیں سفیرِ اسلام کا خطاب دیا۔

پاکستان بننے کے بعد قائدِ اعظم نے سب سے پہلی عید کی نماز جامع مسجد قصابان جامع کلاتھ ایم۔اے جناح روڈ کراچی میں ادا کی عید کی نماز فخرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا عبدالعلیم صدیقی صاحب (والد ماجد علامہ شاہ احمد نورانی) نے پڑھائی اس کی تصویر بھی ریکارڈ میں موجود ہے جناح صاحب کے ساتھ لیاقت علی خان اور بڑے بڑے رہنما نے بھی عید کی نماز ادا کی یعنی جناح صاحب نے پاکستان بننے کے بعد پہلی عید کی نماز بھی اہلسنت کی مسجد میں علماءِ اہلسنت کے پیچھے ادا کی۔

سوال نمبر 9۔

لوگ کہتے ہیں کہ جناح صاحب شیعہ یا آغا خانی تھے؟

جوابؔ۔

قائدِ اعظم محمد علی جناح پہلے آغا خانی (اسماعیلی) فرقے سے تعلق رکھتے تھے مگر بعد میں وہ سرمایہ اہلسنت علامہ شائستہ گل رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھوں سُنّی مسلمان ہوگئے یہ بات ریکارڈ میں موجود ہے جناح لائبریری کی کتابوں میں بھی یہ بات موجود ہے کہ جناح صاحب آخری وقت تک ایمان اور سُنّیت پر تھے وہ اسماعیلی فرقہ چھوڑ چکے تھے۔

سوال نمبر 10 ؂

پاکستان بنانے کے لئے کیا کیا قربانیاں دی گئیں؟

جواب ؂

پاکستان بنانے کی تحریک کی کامیابی کے لئے لاکھوں افراد نے قربانیاں دیں۔

پہلے بھی یہ بات ہم نے لکھی تحریک آزادی کے سب سے پہلے شہید حضرت علامہ مولانا فضلِ حق خیر آبادی سُنّی حنفی تھے۔ شہنشاہِ اہلسنت علامہ کفایت علی رحمۃ اللہ علیہ کو انگریزوں نے بھرے بازار میں شہید کیا تھا آپ بھی مسلکِ اہلسنت سُنّی حنفی سے تعلق رکھتے تھے۔

بلوچستان کے بچوں نے تحریکِ آزادی میں مُخلصانہ کردار ادا کیا۔

اسکول کے طالب علموں نے اپنے خون سے رومال پر یہ لکھ دیا تھا کہ ''لے کر رہیں گے پاکستان بٹ کے رہے گا ہندوستان'' یہ خون سے بھرے رومال قائدِ اعظم کو موصول ہوئے۔

ایک بچہ کہیں دوڑ رہا تھا ٹھوکر لگی خون نکلا تو بچہ رونے لگا اس روتے بچے کو دیکھ کر ایک ہندو نے کہا کہ کیا تم پاکستان بناؤ گے جو اتنے سے خون نکلنے پر رو رہے ہو؟

اللہ اکبر! اُس وقت بچوں کے جذبات کا عالم یہ تھا کہ اس بچے نے کہا۔''اے ہندو دھوتی پرشاد! میں تو اس لئے رو رہا ہوں کہ جس خون کو میں نے پاکستان کے لئے بچا رکھا تھا وہ آج کیسے بہہ گیا یہ خون تو پاکستان کی امانت ہے''۔

پاکستان بنانے کے لئے ہزاروں نہیں لاکھ دو لاکھ نہیں بلکہ جن مسلمانوں نے قربانیاں دیں اُن کی تعداد لاکھ سے زائد ہے یہ پاکستان اُنہی علمائے اہلسنّت اور عوامِ اہلسنّت کی قربانیوں کا نتیجہ ہے۔

سوال نمبر 11۔

کیا علمائے دیوبند بھی تحریکِ پاکستان میں شریک تھے؟

جواب۔

علمائے دیوبند پاکستان بنانے کے خلاف تھے اُنہوں نے کانگریس کا ساتھ دیتے ہوئے پاکستان بنانے کی مخالفت کی۔

نظریہ۔ **پاکستان کے بارے میں مولوی حسین احمد مدنی کا نظریہ**

مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی نے فتویٰ دیا کہ ''وطن ملّت سے نہیں قوم سے ہے''یعنی ہندو اور مسلمان دونوں ہندوستان

سے ہیں ملّت قوم سے ہوتی ہے لہٰذا ہندو مسلم بھائی بھائی ہیں۔
یہ میں نہیں کہتا بلکہ ڈاکٹر اقبال اپنی شاعری میں کہتے ہیں۔
ڈاکٹر اقبال صاحب کہتے ہیں کہ اتنا بڑا دیوبندیوں کا مولوی حسین احمد مدنی منبرِ رسول (ﷺ) پر بیٹھ کر یہ کہتا ہے کہ ملّت وطن سے بنتی ہے یہ رسول اللہ (ﷺ) کے فرمان کو نہیں سمجھا یہ اسلام کے اصولوں سے نا آشنا ہے ڈاکٹر اقبال صاحب کہتے ہیں کہ میں کہتا ہوں کہ ملّت وطن سے نہیں ہے بلکہ وطن ملّت سے ہے اس نظریئے میں ڈاکٹر صاحب نے علمائے اہلسنت کی ترجمانی کی۔

مفتی محمود دیوبندی کا پاکستان کے بارے میں نظریہ

1970ء میں قومی اسمبلی جو اسٹیبلشٹ ہوئی مفتی محمود نے قومی اسمبلی کے ریکارڈ میں بھی یہ بیان موجود ہے کہ مفتی محمود دیوبندی نے کہا کہ ''اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم پاکستان بنانے کے گناہ میں شریک نہیں تھے''۔

مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری دیوبندی کا پاکستان کے بارے میں نظریہ

دیوبندی مولوی عطاءاللہ شاہ بخاری نہرو کے دامن سے ایسے چمٹ گئے کہ اُسی کے ہم مسلک ہم مَشرف مولوی ظفر علی خان کو یہ شعر کہنا پڑا اس کی اصل کاپی بھی علمائے اہلسنت کے پاس موجود ہے 1944ء کا چھپا ہوا ''ظفر علی خان کا چمنستان'' کے نام سے ہے مولوی ظفر علی کہتا ہے کہ۔

نہرو جو بنے دولہا تو دلہن مجلس آراہ
ہو پیر بخاری کو مبارک ہو عروسی

جماعت اسلامی کے بانی مولانا مودودی کا پاکستان کے بارے میں نظریہ

دیوبندی تنظیم جماعت اسلامی کے بانی مولانا مودودی اپنی کتاب ''تحریک آزادیٔ ہند اور مسلمان'' میں کہتا ہے
مودودی سے پوچھا گیا کہ آپ تحریک آزادیٔ پاکستان میں شریک کیوں نہیں ہوئے؟
مودودی صاحب نے اپنی کتاب میں اس سوال کا جواب دیا کہ آپ حضرات ہرگز یہ گُمان نہ کریں کہ میں اس کام میں کسی قسم کے اختلاف کی وجہ سے حصّہ نہیں لیتا دراصل مجبوری ہے کہ حصہ لوں تو کس طرح لوں۔
ادھوری تدبیر میرے ذہن میں بالکل اپیل نہیں کرتی نہ داغ روزی سے ہی مجھ کو کبھی دلچسپی ہے ہی نہیں اگر کلّی تقریر و کلّی تعمیر پیشِ نظر ہوتی تو میں ضرور دل و جان سے طالب علم کی حیثیت سے حصہ لیتا یعنی مودودی صاحب کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ ایک طالبِ علم کی حیثیت سے کیا نتیجہ نکلتا ہے یعنی اُنہوں نے ثابت کر دیا کہ وہ تحریکِ

پاکستان میں شریک نہیں تھے۔

پاکستان کے مشہور مورّخ اشتیاق حسین قریشی سے سوال کیا گیا کہ تحریک پاکستان میں کن علماء نے حصہ لیا اور جماعتِ اسلامی کا کیا کردار رہا؟

مورّخ اشتیاق حسین قریشی اپنی کتاب ''توق من نظریہ کے حامی علماء اور ڈاکٹر حسین قریشی'' اس کتاب کو خواجہ رضی حیدر نے ترتیب دیا ہے وہ کہتے ہیں کہ مودودی صاحب اور ان کی جماعت اسلامی نے تحریک پاکستان کی مخالفت اور تحریک میں حصہ نہیں لیا۔

اب دیوبندیوں کی کتاب سے اس بات کو ثابت کریں گے کہ دیوبندی علماء کانگریسی تھے مُسلم لیگ کے خلاف تھے دیوبندیوں کے بہت بڑے مولوی سعید احمد اکبرآبادی کی کتاب ''علمائے ہند کا سیاسی مؤقف'' آپ کے سامنے ہے اسکا ترجمہ بھی دیوبندی مولوی ڈاکٹر ابوسلمان شاہ جہانپوری نے کیا ہے۔

کتاب کا ٹائٹل واضح ہے یہ کتاب میرے پاس موجود ہے آپ دیکھ سکتے ہیں۔

مولوی سعید احمد اکبر اس کتاب کے صفحہ نمبر 59 پر لکھتے ہیں کہ مولانا ابوالکلام آزاد دیوبندی کانگریسی مُلّا تھا اور مولوی شبلی نعمانی دیوبندی بھی کانگریسی تھا۔

دیوبندیوں کی کتاب ''علمائے ہند کا سیاسی مؤقف'' کے صفحہ نمبر 63 کے دوسرے پیرا گراف میں یہ بات موجود ہے کہ ''دیوبندیوں کے شیخ الہند مولوی محمود الحسن صاحب کو نیشنل کانگریس کے پروگرام سے بڑی دلچسپی تھی۔'' یوں نہیں کہا کہ شیخ صاحب کو مسلملیگ اور تحریک آزادی پاکستان کے پروگراموں سے دلچسپی تھی ان کی یہ بات ثابت کرتی ہے کہ وہ بھی کانگریسی تھے۔

کتاب ''علمائے ہند کا سیاسی مؤقف'' کے صفحہ 65 اور 66 پر یہ بات موجود ہے کہ دیوبندیوں کے شیخ الہند محمود الحسن سے پوچھا گیا کہ گاندھی کیپ اوڑھنا کیسا ہے؟ جواب دیا کہ گاندھی کیپ پہننے سے انگریز آگ بگولا ہوتا ہے اس میرے نزدیک گاندھی کیپ پہننا باعثِ ثواب ہے۔ مولوی صاحب نے ایک ہندو شیطان کی ٹوپی پہننے کو ثواب لکھا یہ مولوی نہیں بول رہا بلکہ کانگریس کی زبان بول رہی ہے یہ لوگ اولیاء اللہ کی نسبتوں کو حرام کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے نصیب میں گاندھی ہندو دوتی پرشاد کی نسبتیں رکھی ہیں۔

صفحہ نمبر 66 کے چوتھے پیرا گراف میں دیوبندی مولوی عبید اللہ سندھی اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ میں اس کامیابی پر نیشنل کانگریس ہندوستانی ہندو، مسلمان اور روسی شیطان کا ہمیشہ ممنون رہوں گا انہوں نے یہ ثابت کیا کہ وہ کانگریسی اور روسی

ایجنٹ تھے اس کے بعد صفحہ نمبر 67 کے دوسرے پیرا گراف پر اپنی کتاب کا حوالہ بھی ہے کہ اسلام کے نام پر ہندوستان پر حملہ نہیں ہونے دیں گے دیوبندی مولوی عبید اللہ سندھی نے بند الفاظ میں تحریک پاکستان کا مذاق اُڑایا اور اُسے للکارا ہے۔

دیوبندی مولوی سارے کانگریسی تھے جب تحریک پاکستان عروج پر پہنچی اب یہ یقین ہوگیا کہ پاکستان بن جائے گا اُنہوں نے چور دروازے سے کچھ مولوی بھیجے جن میں مولوی شبیر احمد عثمانی، مولوی احمد عثمانی، مولوی ظفر احمد انصاری سر فہرست ہیں اُنہوں نے یہ طے کیا کہ اب ہماری واہ واہ ہوگی سارے دیوبندی آستینیں چڑھا کہ آگے آگئے کہ ہم نے پاکستان بنایا ہے۔

تاریخ نے بھی انصاف نہیں کیا ان لوگوں کے نام چھاپ دیئے جو پاکستان بنانے کے سراسر خلاف تھے اور علماءِ اہلسنت کو سازش کے تحت بُھلا دیا گیا آزادی کا سنگِ بنیاد رکھنے والے علامہ فضلِ حق خیر آبادی علیہ الرحمہ کو بُھلا دیا گیا اکابرینِ اہلسنت کا نام تک نہیں دیا جن اکابرین اہلسنت نے پاکستان بنانے میں حصّہ لیا اُن کی بھاری تعداد پاکستان نہیں آئی اور وہ ہندوستان میں ہیدین کی خدمت کے لئے کوشاں رہے اُن کے ذہن میں یہ بات تھی کہ پاکستان بنانا ہمارا مقصد تھا سو ہم نے بنا دیا چند علماِ اہلسنت پاکستان آئے دیوبندی مولویوں نے چالا کی سے بڑی بڑی سیٹیں حاصل کر لیں اور آج تک وہ اپنی سیاسی پالیسی کھیل رہے ہیں۔

سوال نمبر12۔

پاکستان اسلام کے نام پر بنایا گیا اس میں اسلامی قانون نافذ ہوا کیا اسلامی قانون نافذ کرنے کی کوششیں کی گئیں ؟

جواب۔

یہ بات علمائے اہلسنت نے ہی نہیں بلکہ جناح صاحب نے متعدد بار اپنے جلسوں میں یہ بات دہرائی کہ پاکستان میں اسلامی قانون ہوگا مگر افسوس کہ پاکستان بنتے ہی جناح صاحب وفات فرما گئے۔

پاکستان بننے کے بعد شیرِ اہلسنت علامہ شائستہ گُل صاحب اور پیر صاحب مانکی شریف بڑے بڑے لیڈروں سے ملنے آئے اور پوچھا کہ اسلامی قانون کہاں ہے؟

جس کا تم لوگوں نے وعدہ کیا تھا۔

بڑے بڑے لیڈر جو بڑی بڑی سیٹوں پر بیٹھ گئے تھے اُنہوں نے علماء اہلسنّت کو جواب دیا کہ اب وہ

قانون ہوگا جو اسمبلی پاس کرے گی کیا مطلب کہ اسلام کا مذاق اُڑایا گیا مسلمانوں کو بے وقوف بنایا گیا جس ملک کی بنیاد اسلامی قوانین پر رکھی گئی اس ملک پاکستان میں ایک سیکنڈ بھی اسلامی قانون نافذ نہیں ہوا یہ ہماری بدنصیبی ہے۔

لمحہ فکریہ

اللہ تعالیٰ نے یہ ملک پاکستان ہمیں رمضان کی ستائیسویں شب یعنی شبِ قدر کو عطا فرمایا اس میں ہمارے علماءِ اہلسنت اور بیس لاکھ مسلمان شہداء کا خون شامل ہے یہ پاکستان شہدا کی امانت ہے، یہ پاکستان علماءِ اہلسنت کی قربانیوں کا ثمر ہے، یہ پاکستان مخلص مسلمانوں کی محنت کا نتیجہ ہے مگر افسوس کہ ہر حکمران نے اس ملک کو لوٹا اس ملک کو برباد کرنے کی سازش کی۔

اس ملک میں وہ کر، اس ملک سے مال اور شہرت حاصل کر کے حکمرانوں نے اس ملک پاکستان کو بدنام کیا، اس ملک میں قوم پرستی کی بُنیاد رکھی، پنجابی اور مہاجروں کو لڑوایا گیا، اسی ملک میں جناح صاحب کے مزار کے باہر پاکستان کا پرچم جلایا گیا، پاکستان مردہ باد کے نعرے اسی ملک میں لگے، پاکستان میں وہ کر الگ صوبے کے لئے نعرہ قوم پرستوں نے لگایا ،لسانیت کی بُنیاد پر ہزاروں مسلمانوں کا خون بہایا گیا، بھائی نے بھائی کو قتل کیا، حکمران ظالم ہو چکے ہیں، حکمرانوں کو اپنی کرسیوں کی فکر میں لگے ہوئے ہیں، ظالم حکمران ملک کی ترقی میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں۔

آج یہی پاکستان جو الحمدللہ اب ایٹمی قوت ہے سارے عالمِ کفر کو ایک آنکھ نہیں بھاتا ہمیں اس کو مضبوط کرنا چاہئے ہمیں متحد ہو کر اس ملک پر اُٹھنے والی ہر آنکھ کو باہر پھینکنا ہے، اسلامی نظام کے لئے محنت کرنا ہوگی ہمیں اپنے عقائد و اعمال کی اصلاح کرنا ہوگی، مسلمان چاہے مہاجر ہو، سندھی ہو، بلوچ ہو، پنجابی ہو، پٹھان ہو، سرائیکی ہو سب کو ایک جان اور بھائی بھائی ہو کر رہنا ہوگا تو پھر وہ وقت آئے گا کہ پاکستان ایک قوت بن کر اُبھرے گا۔

اللہ تعالیٰ اس ملک کو اس کے صحیح مقصد پر چلائے اور ہمیں آپس میں مل جل کر اس کی تعمیر و ترقی میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے جن اکابرینِ اہلسنت اور مسلمان شہداء نے اس ملک کے لئے قربانیاں دی ہیں ان کی قبروں پر رحمت و رضوان کی بارش فرمائے اور اس ملک کی حفاظت فرمائے قیامت تک اسے شاد و آباد رکھے۔

آمین ثم آمین

فقط والسلام الفقیر محمد شہزاد قادری ترابی

لمحہ فکریہ

کس قدر افسوس کی بات ہے کہ ہم اہلسنت اس ملک کی اکثریت ہیں مگر ساری ناانصافیاں ہمارے ساتھ ہوتی ہیں

۔مزاراتِ اولیاء کے ہم ماننے والے ہیں مگر ان پر قبضہ دیوبندیوں کا ہے۔ چاروں صوبوں کے اوقاف میں سارے کے سارے دیوبندی ہیں جو کہ مزارات کو گالیاں دیتے ہیں مزارات کے سخت دشمن ہیں مگر مزارات پر جمع ہونے والا کروڑوں کا چندہ دیوبندی کھاتے ہیں اور خوب عیاشی کرتے ہیں۔مزارات کا کروڑوں کا چندہ صاحب مزار علیہ الرحمہ کی تعلیمات پر خرچ نہیں ہوتا بلکہ ان بدنصیبوں کی جیبوں میں جاتا ہے۔مزارات کو بدنام کرنے کے لئے ان لوگوں نے چرسیموالی بٹھار کھے ہیں تاکہ لوگ مزارات پر نہ آئیں اور مزارات کی بدنامی ہو۔

سیاسی سطح اور میڈیا کی سطح پر ہمارا کوئی جید عالمدین اور رہنما نہیں ہے سارے کے سارے بڑے بڑے عہدوں پر کوئی دیوبندی ہے کوئی غیر مقلد اہلِ حدیث ملے گا یا کوئی شیعہ ملے گا کہیں کونے میں کوئی سنّی ہوگا وہ تو خاموش تماشائی ہوگا کیونکہ وہ اپنی سیٹ کو بچانے کے چکر میں ہوتا ہے اور باطل کھلے عام اپنے مذہب کا پرچار کرتے ہیں، اپنے لوگوں کو نوازتے ہیں۔

شہرِ کراچی جس میں پوری دنیا کے جید عالم دین موجود ہیں مگر کتنے افسوس کی بات ہے کہ ایسے شہر کراچی میں ہماری حکومت نہیں ہے مٹھی بھر عناصر نے قبضہ کیا ہوا ہے ہمارے ہی لوگ ان کا ساتھ دیتے ہیں ہماری سینکڑوں مسجدوں پر تالے لگے ہوئے ہیں ہمارے سنّی بھائیوں کو لوگ گمراہ کئے جارہے ہیں کوئی دیوبندی ہورہا ہے، کوئی شیعہ بن گیا ہے کوئی قادیانی مگر ہم گہری نیند سورہے ہیں۔

ہم لوگ اپنی میں لگے ہوئے ہیں ہمیں ان کاموں سے کہاں فرصت۔ہمیں دوسرے پر کیچڑ اچھالنے سے کہاں فرصت ہے۔ہمیں تنقید نگاری سے کہاں فرصت ہے۔تنگ نظری سے کہاں فرصت ہے۔ہمیں اپنی لیڈری چمکانے سے کہاں فرصت ہے۔ہمیں نوٹیں جمع کرنے سے کہاں فرصت ہے۔ہمیں فقط تقریریں کر کے گھر میں سوجانے سے کہاں فرصت ہے۔ہمیں اپنی تقریروں کے ہزاروں روپے مل جاتے ہیں ہمیں عوامِ اہلسنت کی فکر کیا ضرورت ہے۔ہمیں صرف اپنی مسجد تک محدود رہنے سے کہاں فرصت ہے۔ہمارا یہ ذہن بن چکا ہے کہ ہمیں صرف اپنی فکر کرنی چاہئے۔عوامِ اہلسنت کی فکر کیا ضرورت ہے۔ان اپنے محدود سوچوں نے ہمیں آج برباد کر کے رکھ دیا ہے۔

یاد رہے کہ آج ہم اپنے گھروں سے نہ نکلے، اپنے ممبروں سے نہ نکلے، اپنی خانقاہوں سے نہ نکلے، اپنے مقامات کی حفاظت کے لئے کوششیں نہ کیں۔ اگر مساجدوں کی حفاظت نہ کی۔اس میں نماز پڑھ کر اس کو آباد نہ کیا، اپنے اخلاق سے عام مسلمانوں کو متاثر نہ کیا تو یہ بد مذہب سنیت کے چمن کو ویران کرنے کے خواب دیکھ رہے ہیں۔

مسلک حق کا نام لینے والا کوئی نہ ہوگا، ہماری نوجوان نسل اس کی طرف مائل نہیں ہوگی اللہ تعالیٰ وہ وقت نہ لائے اس سے

قبل ہمیں جاگنا ہوگا۔اپنی مسجدوں کی حفاظت کرنا ہوگی یہ ہمارا فرض ہے یہ ہماری ذمہ داری ہے۔

میری بات کا مقصد یہ بھی نہیں بلکہ صرف اپنے اپنے علاقوں کی مساجدوں پر نظر رکھنی چاہئے اس میں دین کے کام کو بڑھانا ہے۔ائمہ مساجد کو چاہئے کہ وہ عوامِ اہلسنت کی تربیت کریں۔عوام کو اپنے قریب لائیں۔عوام اہلسنت کے دلوں مین جگہ بنائیں،حکمت عملی کے ساتھ تقریر کریں،مسجد میں ہفتہ وار ماہانہ درسِ قرآن کریں کا پروگرام شروع کرائیں،عوام سے رابطہ رکھیں۔عوام اہلسنت کثیر تعداد میں ہیں اس لئے کسی ایک عالم یا ایک مفتی کا کام نہیں ہے۔بلکہ ہم سب کو اپنا اپنا فرض سمجھتے ہوئے مل جل کر محبت و اخلاص کے ساتھ صرف اللہ تعالٰی اور اس کے حبیب (ﷺ) کی رضا کے لئے پیغام حق پہچانا ہوگا اسی میں ہماری فلاح ہے ورنہ قیامت کے دن ہماری پکڑ ہوسکتی ہے وہاں کوئی بہانہ نہیں چلے گا۔

اللہ تعالٰی سے دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے حبیب (ﷺ) کے صدقے و طفیل ہماری مساجدوں اور مقدس مقامات کی حفاظت فرمائے اور ہمیں خلوصِ دل کے ساتھ دین کے کام کو آگے بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین ثم آمین

فقط والسلام

الفقیر محمد شہزاد ترابی